بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ

اور جب کہا جائے اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے درجے بلند فرمائے گا (مجادلہ: ۱۱)

سلام و قیام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر
۸

ادارۂ مسعودیہ
۶/۲، ۵۔ ای، ناظم آباد۔ کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

DESIGNED & PROCESSED BY : AL-HADI PH : 652919

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۞

○

وہ کیسی مُبارک ساعت ہوگی جب اللہ نے اپنے نور سے نُورِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا فرمایا۔ آپ کے ذکر کو بلند فرمایا ــــــ پھر یہ خوشخبری سُنائی: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود بھیجتے ہیں" ــــــ کائنات میں کوئی جگہ نہیں جہاں اللہ نہ ہو، وہ تو لامکان و لازماں ہے، کوئی جگہ نہیں جو دُرود سے نہ گونج رہی ہو، لامکان و لازماں میں بہار آرہی ہے ــــــ ہمارے کان نہیں سُن سکتے، ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں ــــــ ہم کیا اور ہماری حقیقت کیا؟ ــــــ رفعِ ذکر مطلوب ربِ کائنات ہے، جس عمل سے رفعِ ذکر ہو بلا شبہ وہ بھی مطلوب ربِ جلیل ہے ــــــ جب نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی مخلوق نہ تھی تو دُرود بھیجنے والا اللہ ہی اللہ تھا، پھر جب فرشتے پیدا کیے گئے تو وہ بھی دُرود بھیجنے لگے ــــــ ساری مخلوق کو اگر دس حصوں پر تقسیم کیا جائے تو ۹ حصے فرشتے ہیں اور ایک حصہ تمام مخلوق ــــــ پھر اس مخلوق میں انسان کتنے ہیں؟ ــــــ ان انسانوں میں مسلمان کتنے ہیں؟ ــــــ ان مسلمانوں میں دُرود پڑھنے والے کتنے ہیں؟ ــــــ ہم گنتیاں گنتے رہیں، حساب کتاب لگاتے رہیں مگر اللہ کے فرشتے تو اَن گنت ہیں، ہر لمحہ و ہر آن دُرود بھیج رہے ہیں، سُبحان اللہ! ــــــ

جب یہ نوید سُنائی گئی اور یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ تو محبوب ربِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مُبارک چہرہ خوشی سے کھل اُٹھا، صحابہ سے فرمایا، مجھے مبارک باد دو، آج مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے ــــــ صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) نے مبارک بادیں پیش کیں ــــــ آیتیں تو سب ہی قرآن کی ہیں مگر یہ آیت محبوب کی محبوب ہے ــــــ مبارک ہے وہ جس نے اس آیت شریفہ کو اپنی پہچان بنا لیا!

○

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک بلند کرنا اللہ تعالیٰ کا مطلوب و مقصود ہے

Marfat.com

اسی لیے ولادت و بعثت سے لاکھوں سال پہلے اللہ نے ذکر پاک کی پہلی محفل سجائی جس میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام شریک تھے [۹] ــــ پھر ہر نبی نے اپنی اپنی اُمتوں میں محفلیں سجائیں اور آپ کی آمد آمد کی خوشخبریاں سنائیں یہاں تک کہ آپ کا نام نامی سارے عالم میں جانا پہچانا ہوگیا [۱۰] ــــ پھر آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ذکر پاک کی محفل سجائی جس میں ہزاروں اُمتی شریک ہوئے، اس محفل میں آپ نے اعلان فرمایا ــــ "میں ایک رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام "احمد" ہوگا [۱۱] ــــ ان تمام محافل کا ذکر قرآنِ کریم میں موجود ہے، قرآن حکیم ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنّت الٰہی بھی ہے، سنّت ملائکہ بھی ہے اور سنّت انبیاء بھی ہے ــــ کوئی نبی نہیں جس نے آپ کا ذکر نہ کیا ہو اور کوئی اُمت نہیں جس نے ذکر پاک کی محفل نہ سجائی ہو ــــ حضرت آدم علیہ السلام نے آپ ہی کے وسیلے سے دُعا مانگی جو قبول ہوئی [۱۲] جب آدم علیہ السلام کی زبان پر نام نامی آیا تو اولادِ آدم اس ذکرِ پاک سے کیسے محروم رہ سکتی تھی؟ اسی لیے فرمایا اے ایمان والو! تم بھی دُرود بھیجو اور خوب خوب سلام بھیجو [۱۳]

○

اللہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیج رہا ہے [۱۴] ــــ کس حالت میں بھیج رہا ہے؟ ــــ کوئی نہیں بتا سکتا ــــ کیا کھڑے ہو کر؟ ــــ نہیں نہیں، کھڑا ہونا تو بندوں کی صفت ہے، ربّ ذوالجلال کو اس سے کیا علاقہ؟ ہاں وہ اس حالت میں دُرود بھیج رہا ہے جس کو نہ دماغ سوچ سکتا ہے، نہ زبان بیان کر سکتی ہے اور نہ قلم لکھ سکتا ہے ــــ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنا ہی کمال عظمت کی دلیل ہے، اس سے بڑھ کر آپ کی عظمت کی اور کیا نشانی ہوگی؟ ــــ ہاں ربّ جلیل اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیج رہا ہے اور اس کے فرشتے [۱۵] ــــ اَن گنت فرشتے پرا باندھے، صف بہ صف کھڑے دُرود بھیج رہے ہیں [۱۶] ــــ سبحان اللہ، سبحان اللہ! ــــ صلوٰۃ و سلام کے لیے کھڑا ہونا تو ان فرشتوں کی سنّت ہے ــــ آیت کریمہ میں پہلے ہی اشارہ فرما دیا ورنہ فرشتوں کے ذکر کی کیا ضرورت تھی؟ ــــ اللہ اللہ، فرشتے ہمارے دائیں بائیں [۱۷] ــــ فرشتے ہمارے آگے پیچھے کھڑے [۱۸] دُرود بھیج رہے ہیں ــــ

Marfat.com

ہم بھیجیں نہ بھیجیں، ہم کھڑے ہوں یا نہ ہوں، وہ تو کھڑے ہوئے دُرود بھیج رہے ہیں ——— ہم کو خبر تک نہیں۔ قرآنِ حکیم ہم کو بتا رہا ہے، "ہاں قسم ہے ان پرا باندھے صف بہ صف کھڑے فرشتوں کی"[19] ——— محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ جنازہ میں کھڑے ہوکر دُرود پڑھا کرتے تھے ——— حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب جسدِ اطہر تخت پر کفنا کر لٹا دیا گیا تو حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام نے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ فوج در فوج صلوٰۃ سلام پیش کیا۔[20] پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق پہلے مدینہ منورہ کے مردوں نے، پھر عورتوں نے، اس کے بعد بچوں نے باری باری، فوج در فوج آپ کے جسدِ اطہر کے سامنے کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔[21] یہ سلسلہ بارہ گھنٹے سے زیادہ عرصے تک جاری رہا ——— تو کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا سنّتِ صحابہ بھی ہے، آج روضہ انور کے سامنے سب کھڑے ہوکر ہی دُرود وسلام پیش کرتے ہیں ———

قیام کا حکم تو قرآنِ کریم میں بھی ہے اور قرینہ بتاتا ہے کہ یہ حکم سلام وقیام کو بھی شامل ہے ——— سلام وقیام، علمِ الٰہی میں تھا ——— مستقبل میں ہونے والے کاموں کے اشارے قرآنِ حکیم میں کر دیئے گئے مثلاً سواری کے جانوروں کا ذکر کر کے فرمایا کہ "ہم وہ سواریاں پیدا کریں گے جن کی تمہیں خبر نہیں"[22] ——— آج وہ سواریاں ہم نے دیکھ لیں اور دیکھ لیں گے ——— ایک جگہ فرمایا "ہم اُنھیں دُنیا بھر میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور خود اُن کے وجود کے اندر"[23] ——— آج ہزاروں نشانیاں ہم نے دیکھ لیں اور وجود کے اندر کا یہ راز معلوم ہوگیا کہ سانس کی نالی میں کلمہ "لا الٰہ الّا اللہ" اور داہنے پھیپھڑے پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے[24] ——— تو عرض یہ کرنا ہے کہ علمِ الٰہی میں تھا کہ محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوا کریں گے چنانچہ ارشاد فرمایا ——— "اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو، اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور اُن کے جن کو علم دیا گیا ہے درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے"[25] ——— یعنی میرِ مجلس یا بانیٔ محفل کھڑے ہونے کے لیے کہے تو حاضرینِ محفل بلا حیل وحجت کھڑے ہو جایا کریں، اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں اور علماء کے درجے بلند فرمائے گا ——— بے شک اللہ ہمارے کھڑے ہونے کو دیکھ رہا ہے[26] اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے سلام وقیام کو ملاحظہ

Marfat.com

فرماتے ہیں ؂ ــــ جب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو دیکھ رہے ہیں تو کون ہے جو صلوٰۃ وسلام کے وقت کھڑا ہونا نہ چاہے گا ؟ ــــ مگر پھر بھی بعض حضرات سلام وقیام کے وقت نفرت وحقارت سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں اور یہ خیال نہیں فرماتے کہ کل قیامت کے دن جب منہ پر مُہر لگا دی جائے گی اور ہمارے پاؤں ہمارے خلاف گواہی دیں گے اور یہ کہیں گے "خدایا ! جب حاضرینِ محفل تیرے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھ رہے تھے تو یہ نفرت وحقارت سے اُٹھ کر اُلٹے پاؤں واپس جا رہا تھا" ــــ کیا ربِ جلیل کے سامنے اس بیان سے ہمارا سر اُونچا ہوگا یا نیچا ؟ ــــ یہ فیصلہ آپ خود فرمائیں ــــ ہم فائیو اسٹار ہوٹلوں میں بھی ٹھہرتے ہیں اور وہاں دینی محفلوں میں شریک بھی ہوتے ہیں جب کہ سب کو معلوم ہے کہ فائیو اسٹار ہوٹل منکرات اور محرمات کے مراکز ہیں اور ایسے مراکز سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دامن بچانے کی ہدایت فرمائی ہے ــــ کوئی دامن نہیں بچاتا، سب جوق در جوق جاتے ہیں ــــ

○

بے شک اجتماعی طور پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا سُنّتِ ملائکہ بھی ہے اور سنّتِ صحابہ بھی ہے اور سنّتِ علماء وصلحاء بھی ــــ آج سے کچھ کم سات سو برس پہلے جلیل القدر عالم و عارف امام تقی الدین سبکی ؂ (م ۔ ۷۵۶ھ / ۱۳۵۵ء) کی محفل میں علماء کرام کا عظیم اجتماع تھا، اس محفل میں ایک عاشقِ رسول نے امام صرصری کا ایک شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا کہ "عزت اور شرف والے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ جمیل سُن کر صف بہ صف کھڑے ہو جاتے ہیں" ؂ ــــ یہ شعر سُننا تھا کہ میرِ مجلس امام تقی الدین سبکی کھڑے ہو گئے، وہ کیا کھڑے ہو گئے تمام علماء کھڑے ہو گئے ــــ کیوں نہ کھڑے ہوتے کہ فرشتے بھی تو کھڑے ہیں ! ــــ کیوں نہ کھڑے ہوتے کہ صحابہ بھی تو کھڑے ہوئے تھے ! ــــ کھڑے ہونے کا یہ سلسلہ چل نکلا ــــ کچھ کم چار سو برس پہلے محدثِ وقت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۔ ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) بھی صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور اس کو عظیم سعادت سمجھتے ہوئے وسیلۂ نجاتِ اُخروی تصور فرماتے تھے ــــ مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی کے مرشدِ کریم حضرت حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی (م ۔ ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

Marfat.com

کوئی سو برس پہلے صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور اس میں بے حد سرور و کیف پاتے تھے ــــ یہ محدثین و علماءِ ملتِ اسلامیہ کے پاسبان تھے ــــ افسوس ایسے عرفا و علماء پر تنقید ہماری عادت بن گئی ــــ قرآن کریم میں تو لکھا ہے کہ جب سرکشوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی اُونٹنی (ناقۃ اللہ) کی شان میں دست درازیاں کیں تو آن کی آن میں وہ تباہ و برباد کر دیئے گئے ــــ ہم اللہ کے دوستوں (اولیاء اللہ) کی شان میں مسلسل زبان درازیاں کر رہے ہیں حتیٰ کہ ان کے نیک اعمال کو کفر و شرک سے تعبیر کر رہے ہیں تو ہمارا کیا حال ہوگا؟ ــــ ہم خود عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں ــــ دین کیلئے ہزاروں کاوشوں کے باوجود عالمِ اسلام پر ظلمت کے بادل چھا رہے ہیں ــــ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ــــ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ ــــ اندھیرا بڑھ رہا ہے، ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا ــــ اپنے دل سے پوچھیں، وہی ٹھیک بات بتاتا ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دل سے پوچھو، اپنے دل سے فیصلہ طلب کرو ــــ

الحمد للہ صلوٰۃ وسلام کے لیے ہمارے وہ تمام اسلاف کھڑے ہوتے تھے جن کی تقویٰ و پرہیزگاری، طہارت و صداقت، پاکیزگی و پارسائی کی ہم قسم کھا سکتے ہیں ــــ عالمی سطح پر بر صغیر میں ذکرِ پاک کی محلیں ہوتی ہیں اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ سعودی عرب میں جہاں مواجہہ شریف کے علاوہ کسی محفل پاک میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا ممنوع ہے (مگر جھنڈے کی سلامی اور قومی ترانے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم ہے) وہاں پر پابندی کے باوجود دیہاتی لوگ ۱۲ ربیع الاوّل کو مذہبی عیدوں میں ایک عید تصور کرتے ہیں، ولادت کی رات ذکر ولادت کرتے ہیں اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں، یہ دیہاتی مسلمان عربوں کا معمول ہے ــــ اللہ نے حکم دیا ہے کہ ہمارے پیاروں کے راستے پر چلتے رہو، دانائی یہی ہے کہ ہم عشق کو عقلِ نارسا کے بھینٹ نہ چڑھائیں اور اپنی محبت کو رسوا نہ کریں ــــ

○

حقیقت یہ ہے کہ سلام کے مزاج میں کھڑے ہونا ہے چنانچہ روضۂ انور کے سامنے آج بھی کھڑے ہو کر ہی صلوٰۃ وسلام پیش کیا جاتا ہے ــــ حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے حضور بھی کھڑے ہو کر ہی سلام پیش کرتے ہیں ــــ حضور انور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا ــــــ "سوار، پیادہ کو۔ راہ گیر، بیٹھے ہوئے کو۔ آنے والا، اہلِ مجلس کو سلام کرے" ــــ یعنی کھڑا ہوا، بیٹھے ہوئے کو سلام کرے ــــ آج بھی محفل میں جو بزرگ یا محترم آتا ہے اُس کو کھڑے ہوکر ہی سلام پیش کیا جاتا ہے ــــ ہم قبرستان میں بھی کھڑے ہوکر ہی اہلِ قبور کو سلام کرتے ہیں ــــ اس دَور میں تو کھڑے ہونے کا عام رواج ہوگیا ہے ــــ ہم قومی ترانہ کھڑے ہوکر سنتے ہیں، ہم کھڑے ہوکر قومی جھنڈے کو سلامی دیتے ہیں ــــ حتیٰ کہ غیر مسلم حکومتوں کے جھنڈوں کو کھڑے ہوکر سلامی دیتے ہیں اور قومی ترانوں کو کھڑے ہوکر سنتے ہیں، اور تو اور ہم اسمبلیوں میں خاموش کھڑے ہوکر مومن و مشرک مرنے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں ــــ اسکولوں اور کالجوں میں طلبہ صف بہ صف کھڑے ہوکر ترانہ گاتے ہیں، مہمانوں کے استقبال کے لیے چھوٹے بڑے سب صف بندی کر لیتے ہیں ــــ مَیں نے دہلی میں ہندوستانی ترانے کے لیے علماء کو کھڑے ہوئے دیکھا ہے وہ ترانہ جس کے بول بھی شرکیہ ہیں ــــ "وَندے ماتَرم (اے زمین مَیں تجھے سجدہ کرتا ہوں)" ــــ جب ان علماء سے عرض کیا گیا کہ آپ کیا کہتے تھے اور یہ آپ نے کیا کیا؟ تو وہ بہت ہی شرمسار ہوئے ــــ قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بعض رسم و رواج وہ ہیں جن کے بانی صحابی اور صلحاء و علماء ہیں ــــ بعض وہ ہیں جن کے بانی یہود و نصاریٰ ہیں ــــ بعض وہ ہیں جن کے بانی کفار و مشرکین ہیں ــــ بعض وہ ہیں جن کے بانی مرتدین و ملحدین ہیں ــــ آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایمان کا تقاضا کیا ہے؟ ــــ ہم کو کون سے رسم و رواج اپنانے چاہئیں؟ ــــ صلحاء و علماءِ اُمت کے یا غیر مسلموں اور ملحدوں کے؟ ــــ مگر ہمارا حال یہ ہے کہ جس ایوان میں ہم کھڑے ہوکر خوشی خوشی قومی ترانہ سنتے ہیں اُسی ایوان میں تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سلام پیش کرنے کے لیے کھڑا ہونا دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ حیف! ہم کو کیا ہوگیا!

O

بعض حضرات صلوٰۃ و سلام کے لیے اس لیے اُٹھنا پسند نہیں فرماتے کہ بقول اُنکے قیام نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے، نیز یہ کہ حاضرینِ مجلس نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بنفسِ نفیس تشریف لائے ہیں ـــــ

(۱) جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قیام کا تعلق ہے بہت سی احادیث اس کی تائید کرتی ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ادب سکھایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ادب سکھایا ـــــ خود فرمایا ـــــ "میرے رب نے مجھے ادب سکھایا تو کیسا اچھا ادب سکھایا" ـــــ انھیں آداب میں یہ بھی ہے کہ آپ اپنے پیاروں کے لیے خود قیام فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سرداروں اور دوستوں کے لیے کھڑے ہونے کا حکم فرماتے تھے ـــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے قیام فرمایا ـــــ حضرت عکرمہ، حضرت جعفر بن ابی طالب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کے لیے قیام فرمایا ـــــ صفوان بن امیہ، عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما، اور تو اور شادی سے واپس آنے والی عورتوں اور بچوں کے لیے قیام فرمایا کہ مسرت و خوشی کا اظہار کھڑے ہو کر ہی کیا جاتا ہے ـــــ حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیام فرمایا ـــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم دیا ـــــ حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے، مصافحہ کیا اور توبہ قبول ہونے پر مبارک باد دی ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے۔ آپ نے جنازے کے لیے خود بھی قیام فرمایا ـــــ آپ نے ان فرشتوں کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا جو جنازے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں ـــــ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عادت شریفہ تھی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب حرم شریف میں جانے کے لیے مسجد نبوی شریف سے اُٹھتے تو سب کھڑے ہو جاتے، جب تک آپ حرم شریف میں داخل نہ ہو جاتے تعظیم و تکریم کے لیے سب کے سب کھڑے رہتے ـــــ ہم تعظیم کے لیے کھڑے ہونے ہی میں کلام کر رہے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سب منظم اداے نیازمندی کی اجازت کے آرزومند تھے ـــــ سُنیئے سُنیئے!۔

(۱) انصار کے باغ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، بکریاں سجدہ

Marfat.com

کررہی ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں، "یارسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ حقدار تو ہم ہیں" (کہ آپ کو سجدہ کریں) ——— آپ نے فرمایا، "میری اُمت میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے" [۵۳] ———

(۲) ایک باغ میں دو سرکش اونٹ آپ کے حضور سجدے میں گرے ہوئے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کررہے ہیں ——— "حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے؟" ——— فرمایا ——— "سجدہ میرے لیے نہیں" [۵۴] ———

(۳) ایک فربہ اُونٹ سامنے آیا، سجدہ میں گر پڑا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ——— "چوپاؤں سے زیادہ تو ہم کو چاہیئے کہ حضور کو سجدہ کریں" ——— فرمایا ——— "کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں" [۵۵] ——— چوپائے کیوں نہ سجدہ کریں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمارہے ہیں ——— "میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں" [۵۶] ———

آپ نے ملاحظہ فرمایا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی کیسی تڑپ تھی؟ یہ اُن کا اَدب تھا ——— وہ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کا اَدب کرتے تھے [۵۷] ——— ایسا اَدب جس کا ہم تصوّر بھی نہیں کرسکتے، اِس اَدب سے اُنھوں نے بلند رُتبے پائے ——— حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اَدب واحترام اور تعظیم وتکریم کا سلیقہ تعلیم فرمایا، اور اُنھوں نے ہم کو سکھایا ——— حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو سارے انسانوں، سارے فرشتوں، سارے نبیوں سے افضل ہیں جب آپ نے اہلِ بیت اطہار، ازواج مطہرات اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے قیام فرمایا تو پھر آپ کے لیے قیام کیوں نہ کیا جائے؟ ——— یہ سوال عہدِ جدید کے بچے کے ذہن میں آسکتا ہے ——— مگر اس کا کوئی جواب نہیں ——— اور عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے تو سراپا اَدب تھے ——— ان کے سامنے یہ سوال تھا ہی نہیں، وہ تو جان و دل سے فدا تھے ———

ہاں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے اُٹھنے کو ناپسند فرماتے تھے جس کا رواج عجمیوں میں تھا [۵۸] ——— جس کا رواج ہمارے ہاں بھی تھا اور اب بھی ہے ——— اس رواج سے انسانیت کی تذلیل ہوتی ہے اور جس کے لیے کھڑا ہوا جائے اس کی فرعونیت بڑھتی جاتی ہے ——— حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ جہاں گیر

Marfat.com

بادشاہ کے دربار میں ایک وزیر کھڑا تھا، ایک لمحہ کے لیے اُس کی نظر بادشاہ سے ہٹ کر اپنے کپڑوں پر چلی گئی، بادشاہ نے دیکھ لیا اور غضبناک ہو کر فرمایا ـــــ "میں اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا، میرا وزیر میرے حضور میں اپنے کپڑے کے بند کی طرف توجہ کرے"[۵۹] ـــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کھڑا ہونا پسند نہ تھا جو خادم کو ذلیل اور مخدوم کو مغرور بنا دے ـــــ جیسے بادشاہ کے سامنے درباریوں کا کھڑا ہونا ـــــ جیسے حاکم اعلیٰ کے سامنے محکوموں کا کھڑا ہونا ـــــ جیسے زمیندار کے سامنے کسانوں کا کھڑا ہونا ـــــ جیسے جاگیردار کے سامنے ملازموں کا کھڑا ہونا ـــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہانہ شان و شوکت اور امیرانہ ٹھاٹ باٹ کو کبھی پسند نہ فرمایا ـــــ ایسی سادہ زندگی اختیار فرمائی کہ شاہانِ عالم کے سارے کروفر آپ کی سادگی پر قربان! ـــــ آپ نے مسکینوں کے طرزِ زندگی کو اپنایا اور ان کو وہ حوصلہ دیا کہ وہ دُنیا کے قائد و رہبر بن کر اُبھرے ـــــ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو انسانوں کو عزت دینے آئے تھے، یہ کیسے گوارا فرماتے کہ انسان، انسان کی تذلیل کرے؟ ـــــ آپ نے اعلان فرما دیا ـــــ "جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں تو اُسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لینا چاہیئے"[۶۰] ـــــ کھڑے ہونے والوں کے لیے کچھ نہ فرمایا، دل کے روگی کو وعید سُنائی ـــــ بے شک کسی کے خوف یا خوشامد کی وجہ سے کھڑے ہونے کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا۔ ہاں، کسی کے لیے خلوص و محبت اور عزت و احترام کا جذبہ ہو تو پھر ایسے کھڑے ہونے کو نہ صرف یہ کہ پسند فرمایا بلکہ آپ نے خود قیام فرمایا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم دیا ـــــ ہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے کمالِ محبت اور ان پر کمالِ شفقت کی وجہ سے اپنے لیے اُن کا اُٹھنا پسند نہ فرماتے تھے[۶۱] ـــــ اللہ اکبر! آپ کی مہربانی و شفقت کا یہ عالم تھا کہ اپنے لیے اُٹھنے کی ادنیٰ تکلیف بھی گوارا نہ فرمائی جب وہ تکلیف، تکلیف تھی ہی نہیں، عین راحت تھی ـــــ قرآن حکیم میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر آپ کی کمال شفقت و مہربانی کا اس طرح ذکر فرمایا گیا ہے ـــــ "وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر مہربان، مہربان"[۶۲] ـــــ اللہ اکبر! اتنے شفیق و کریم کہ مسلمانوں کو ذرا سی تکلیف بھی نہ ہونے دیں، ہم سے زیادہ ہماری بھلائی کے چاہنے والے، ـــــ ہاں اس عادت شریفہ پر ہی یہ انعام خاص عطا فرمایا گیا کہ رب ذوالجلال نے اپنے دو ناموں سے آپ کو مشرف فرمایا

Marfat.com

——— اللہ بھی رؤف و رحیم ؐ اور آپ بھی رؤف و رحیم ؐ ——— سُبحان اللہ، سُبحان اللہ! ——— حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال شفقت و مہربانی کو جب ہم آپ کی تعظیم کے لیے نہ کھڑے ہونے کا بہانہ اور دلیل بناتے ہیں تو عقل حیرت سے ہمارا مُنہ تکتی ہے ——— دل ٹکڑے ٹکڑے ہُوئے جاتا ہے اور عشق اشکبار ہے ——— کیا اُن کا چاہنے والا اس طرح بھی سوچ سکتا ہے؟ ——— کیا قیامت ہے کہ بندگی اور نیازمندی کے سارے آداب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کر دیئے جائیں اور تعظیم و تکریم کی ساری ادائیں اپنے لیے مخصوص کر لی جائیں! ——— یہ کیسا انصاف ہے، یہ کیسی محبت ہے؟ ——— عقل حیران ہے ———

سوال کرنے والا سوال کر سکتا ہے کہ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً تعظیم کے لیے کھڑا ہونا پسند نہ تھا تو پھر اپنے پیاروں کے لیے آپ کیوں کھڑے ہُوئے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم کیوں دیا؟ ——— اس کا کوئی جواب نہیں ——— آپ نے ناپسندیدہ بات کا کبھی حکم نہیں دیا، جو خود پسند فرمایا، اُسی کا حکم دیا۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ تعظیم کے لیے کھڑا ہونا ہی آپ کو ناپسند تھا تو کیا آپ نے ناپسندیدہ بات کا حکم دیا؟ ——— معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! ——— اس کا تو کوئی مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا ——— کسی کے لیے دل میں پیار و محبت ہو تو خود بخود کھڑے ہونے کو جی چاہتا ہے، نفرت و عداوت ہو تو کھڑا ہونا تو درکنار سلام کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا ——— یہ انسان کی فطرت ہے ——— کسی کے لیے ذوق و شوق سے کھڑا ہونا، خلوص و محبت کی علامت ہے اور نہ کھڑے ہونا نفرت و عداوت کی ——— کسی کی دل سے تعظیم و تکریم کرنی ہوتی ہے تو ہم کھڑے ہوتے ہیں، تذلیل و تحقیر کرنی ہوتی ہے تو ہم بیٹھے رہتے ہیں ——— یہ ہماری عادت ہے ——— ہم اپنی اداؤں سے محبت و اُلفت اور نفرت و عداوت کا اظہار کرتے ہیں ——— اللہ تعالیٰ نے بار بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا حکم دیا ہے ؎۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ تعظیم و تکریم کے لیے کھڑا ہونا تاریخ کے ہر دور میں عزت و احترام کی علامت رہی ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ خلوصِ دل کے ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا اہلِ بیتِ اطہار، ازواجِ مطہرات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب ہی کی سنت ہے ——— اللہ اکبر! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہ کھڑے ہوں گے تو کس کیلئے کھڑے

Marfat.com

ہوں گے؟ —— ذرا اپنے دل سے پوچھیں، دل ہی سچی بات بتاتا ہے —— بلاشبہ آپ ساری مخلوق سے افضل ہیں، کائنات کے مطلوب اور اللہ کے محبوب ہیں ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

(۲) جہاں تک ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا تعلق ہے تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حاضری کا ادب یہی سکھایا ہے کہ حاضر ہونے والا ہاتھ باندھ کر اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح کھڑے ہوتے تھے جبھی تو شیخ محدث دہلوی یہ فرمارہے ہیں —— "و در آں جنابِ عظمت دست راست را بر دست چپ بنہد چناں چہ در حالت نماز کنند"[۵۶] —— حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو یہ ہے کہ اگر نماز کی حالت میں یاد فرمائیں تو حاضر ہونا ہی ہوتا ہے[۵۷] تو پھر نماز کی طرح ہاتھ باندھنے کی بات کیا کی جائے؟ ——

(۳) اصل میں اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے[۵۸] اور نیتوں کا حال اللہ کو معلوم ہے، ہم اپنے بھائیوں سے اچھا ہی گمان رکھیں —— دوسروں سے بدگمانی نہ کریں کہ بعض بدگمانیاں گناہ کبیرہ ہیں[۵۹] —— اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر محفل میں تشریف لاتے ہیں، آپ کی شان تو یہ ہے کہ اپنی حریم ناز سے سب کچھ ملاحظہ فرمارہے ہیں[۶۰] —— وہ دور ہوتے ہوئے بھی ہمارے قریب ہیں اور بہت قریب[۶۱] —— آپ کو اللہ نے شاہد بنا کر بھیجا[۶۲] اور شاہد وہ ہے جو ہمارے قریب ہو اور ہمیں دیکھ بھی رہا ہو —— بلاشبہ وہ ہمارے قریب ہیں[۶۳] —— حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو بہت عالی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں جس کو چاہتا ہے یہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ جہاں چاہیں چلے جائیں[۶۴] —— یہ باتیں ہماری عقل میں نہیں آتیں —— ہماری عقل میں کیا آتا تھا؟ —— اب سب کچھ آنے لگا جو نہیں آتا وہ بھی آنے لگے گا —— ہم اس حد تک آگے چلے گئے کہ صلوٰۃ و سلام کے لیے کھڑے ہونے والوں کو کافر و مشرک کہنے لگے اور یہ خیال تک نہ کیا کہ ہم نے یہ حکم لگا کر ماضی و حال کے کروڑوں مسلمانوں اور علما و مشائخ کو بیک جنبش قلم کافر و مشرک بنا دیا —— افسوس ہم نے یہ کیا کیا؟ —— کیا کسی عاشق نے اپنے محبوب کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونے والوں کے خلاف کبھی ایسی مہم چلائی؟ اور ایسا

Marfat.com

حکم لگایا ہے ـــــ محبت کی پوری تاریخ خاموش ہے ـــــ کوئی ایک مثال بھی نظر نہیں آتی ـــــ ہم قومی جھنڈے کی سلامی اور قومی ترانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں ـــــ اپنے دل سے پوچھئے کیا دو عالم کے تاجدار، آقائے نامدار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و ازواجہٖ وسلم قومی جھنڈے اور قومی ترانے سے بھی کم ہیں؟ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) نہیں نہیں وہ تو اس قوم کی آبرو ہیں جس کی نسبت سے اس جھنڈے اور اس ترانے کو یہ عزت ملی کہ اس کے لیے ہم سب کھڑے ہوتے ہیں ـــــ جب یہ جھنڈا اور ترانہ قابلِ تعظیم ہے تو جس کے صدقے میں ہمیں یہ دونوں ملے وہ کیوں قابلِ تعظیم نہ ہوگا ـــــ ہماری عقل یہی کہتی ہے، ہمارا ضمیر یہی کہتا ہے، ہاں ؏ آبروئے ما زنام مصطفیٰ ست! ـــــ بے شک صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہونا سنت ملائکہ بھی ہے، سنت صحابہ وصلحاء بھی ہے ـــــ جھنڈے کی سلامی، قومی ترانے کے لیے قیام نہ سنت ملائکہ ہے، نہ سنت صحابہ، نہ سنت صلحاء وعلماء ـــــ جس عمل میں نہ ثواب ہو اور نہ عذاب اُس سے بدرجہا بہتر وہ عمل ہے جس میں ثواب ہی ثواب ہو ـــــ صلوٰۃ وسلام کی شان قرآنِ حکیم نے یہ بتائی کہ جو دُرود پڑھتا ہے اللہ اور اُس کے فرشتے اس پر دُرود بھیجتے ہیں [۴۵]، سُبحان اللہ، سُبحان اللہ! ـــــ اور دُرود پڑھنے والے کی حدیث پاک میں یہ شان بتائی کہ اللہ اور اس کے فرشتے ایک بار دُرود پڑھنے والے پر دس بار دُرود بھیجتے ہیں [۴۶] ـــــ اللہ اکبر! یہ کہیں نہیں فرمایا کہ جو کھڑے ہوکر دُرود وسلام پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے اس پر دُرود وسلام نہیں بھیجیں گے ـــــ قرآن کریم میں تو بہت سے مقامات پر کھڑے ہونے کا ذکر ہے ـــــ اللہ ورسول کی تعظیم کے لیے، ذکر وفکر کے لیے [۴۷] ـــــ جب اللہ اور اس کے فرشتے دُرود وسلام پڑھنے والوں پر دُرود بھیج رہے ہیں تو پھر ہم سلام و قیام سے منہ پھیر کر کیوں اتنی بڑی دولت سے محروم ہو رہے ہیں؟ ـــــ اللہ عطا فرما رہا ہے، اُس کے فرشتے دے رہے ہیں مگر ہم نہیں لے رہے، حیف! ہم کیا کر رہے ہیں! ـــــ قرآن کریم میں فرمایا، "آپ کی ہر آنے والی گھڑی پچھلی گھڑی سے بہتر ہے" [۴۸] ـــــ بے شک ہر آن بلندیاں اُن کے قدم چُومتی رہیں گی، اُن کا چرچا ہوتا رہے گا یہاں تک کہ آپ کو مقام محمود پر سرفراز کیا جائے گا [۴۹] ـــــ جہاں سب آپ کے سامنے کھڑے ہوں گے ـــــ

Marfat.com

مندرجہ بالا حقائق و شواہد کے باوجود اگر کوئی قیام کو نئی بات تصور کرتا ہے تو اس کے اطمینان قلب کے لیے قرآن و حدیث کافی ہے ــــــ قرآن حکیم میں رضائے الٰہی کے لیے نئی بات جاری کرنے والے اور اُس پر قائم رہنے والے کے لیے اجر و ثواب کی بشارت سنائی گئی ہے[۴۳] ــــــ اور حدیث شریف میں ایسی اچھی بات نکالنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کو دُھرے ثواب کا مستحق قرار دیا گیا ہے[۴۴] ــــــ ہاں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرنے والے کو ضرور ضلالت و گمراہی کی وعید سنائی گئی ہے[۴۵] ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم سے اور اچھی بات کیا ہوگی ۔ قرآن کریم میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے[۴۶] ــــــ اس میں ثواب ہی ثواب ہے ــــــ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک اندازِ فکر تو وہ ہے جو ابُوجہل اور ابُولہب نے اختیار کیا تھا ــــــ وہ آپ کو صرف اپنے جیسا بشر جانتے اور مانتے تھے ــــــ مگر دوسرا اندازِ فکر وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختیار کیا ــــــ وہ آپ کو اللہ کا رسول جانتے اور مانتے تھے ــــــ ساری خرابیوں کی جڑ یہ تصور ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم صرف بشر ہیں ــــــ اور ساری اچھائیوں کی اصل یہ تصور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اوّل و آخر اللہ کے رسول اور محبوب ہیں ــــــ اللہ نے آپ کو سارے جہاں کا ہادی و رہبر اور محبوب و مطلوب بنایا ــــــ محبت کی فطرت میں نکتہ چینی نہیں ــــــ وہ ہر اُس ادا کو پسند کرتی ہے جس سے محبوب کی تعظیم و تکریم اور تعریف و توصیف ہو ــــــ سلام و قیام بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کا والہانہ انداز ہے، محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ یہ انداز اچھا لگنا چاہیئے ــــــ

سچی بات یہ ہے کہ سلام و قیام کا مقصود تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہے جس کا ہمیں قرآن میں بار بار حکم دیا گیا ہے ــــــ آیۃ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ م الآیہ نازل کر کے تعظیم و تکریم کا سلیقہ بتا دیا ــــــ دُرود و سلام کے لیے نہ کسی وقت کا تعین فرمایا، نہ کسی خاص ہیئت کا بلکہ فرشتوں کی طرف اشارہ کر کے صلوٰۃ و سلام کیلئے ہر ہیئت کو جائز قرار دے دیا ــــــ بعض فرشتے قیام کی حالت میں ہیں، بعض رکوع کی حالت میں، بعض سجدے کی حالت میں اور بعض قعود کی حالت میں ــــــ مقصود تعظیم رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، خواہ بیٹھ کر کی جائے یا کھڑے ہو کر، ہر حالت میں ثواب ہی ثواب

Marfat.com

ہے ـــــ اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے ـــــ "جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے"[۱۵] ـــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد بھی اللہ ہی کی یاد ہے بلکہ یہ تو اللہ کی محبوب یاد ہے، محبوب ذکر ہے ـــــ غور فرمائیں نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر ذکر کرنے کا حکم دیا، اس میں رازِ محبت پوشیدہ ہے جو محرم راز ہیں، جانتے ہیں ـــــ ہماری سعادت اسی میں ہے کہ صلوٰۃ و سلام کھڑے ہو کر پیش کریں، یہ سنت ملائکہ بھی ہے، سنت صحابہ بھی اور سنت علماء و صلحاء بھی ـــــ انھیں کی راہ پر چل کر ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں ـــــ

؎ عطا اسلاف کا سوزِ دروں کر!
شریکِ زمرۂ لَا یَحْزَنُوْا کر! آمین!

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۲۰ ربیع الآخر ۱۴۱۶ھ / ۱۷ ستمبر ۱۹۹۵ء

حواشی

۱ مصنف ابن عبدالرزاق و فتاویٰ حدیثیہ، ص ۲۸۹ ۲ سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۴
۳ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶ ۴ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۱۵
۵ الکلام الاوضح، کراچی ۱۹۸۶ء، ص ۲۲۱ بحوالہ مستدرک و طبری ۶ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶
۷ مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۳۱۲، لاہور ۸ سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۴
۹ سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۸۱ ۱۰ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۳۶
۱۱ سورۃ الصف، آیت نمبر ۶ ۱۲ فتاویٰ ابن تیمیہ، ج ۲، ص ۱۵۰
۱۳،۱۴ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶ ۱۵ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶
۱۶ سورۃ الصافات، آیت نمبر ۱ ۱۷ سورۃ ق، آیت نمبر ۱۸
۱۸ سورۂ رعد، آیت نمبر ۱۱ ۱۹ سورۃ الصافات، آیت نمبر ۱

Marfat.com

٢٠ فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۴ بحوالہ بیہقی وحاکم وطبرانی ٢١ مدارج النبوۃ، ج ٢، ص ۴۴٠

٢٢ سورۂ نحل، آیت نمبر ١٨ ٢٣ سورۂ فصلت، آیت نمبر ۵٣

٢۴ روزنامہ "البلاد" (سعودی عرب) شمارہ یکم شعبان المعظم ١۴١٢ھ ٢۵ سورۂ مجادلہ، آیت نمبر ١١

٢٦ سورۂ شعراء، آیت نمبر ٢١٨ ٢٧ سورۂ بقرہ، آیت نمبر ١٠۴

٢٨ سورۃ النور، آیت نمبر ٢۴

٢٩ اہل حدیث عالم مولوی نذیر حسین دہلوی (م ١٣٢٠ھ/١٩٠٢ء) نے امام تقی الدین سبکی کی جلالت شان کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو "امام جلیل مجتہد کبیر" تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے اجتہاد پر علماء کا اجماع ہے۔ (قلمی دستخطی فتویٰ بحوالہ اقامۃ القیامہ، لاہور، ص ١٣ و ٣٣)

٣٠ یحییٰ بن یوسف صرصری (م ٦۵٦ھ/١٢۵٨ء) اپنے وقت کے جلیل القدر فقیہ اور ادیب و شاعر تھے۔ (عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، بیروت، ج ١٣، ص ٢٣٦-٢٣٧)

٣١ طبقات الکبریٰ، ج ١، ص ٢٠٨، مصر

٣٢ اخبار الاخیار، ص ٦٢۴، کراچی ٣٣ فیصلہ ہفت مسئلہ (مع تعلیقات)، لاہور، ص ١١١

٣۴ سورۃ الاعراف، آیت نمبر ٣ ٣۵ سورۂ یونس، آیت نمبر ٦٢

٣٦ سید محمد جعفر برزنجی نے عقد الجواہر فی مولد النبی الازہر میں قیام کو مستحب فرمایا ہے۔ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی (م ١٢۴٩ھ/١٨٣٧ء) نے تاریخ الحرمین میں علامہ برزنجی کی خوب خوب تعریف کی ہے (احمد ملتقا)

٣٧ نقشبندی فاؤنڈیشن برائے تعلیمات اسلامی (امریکہ) کی طرف سے شکاگو میں ٢٦ اور ٢٧ اگست ١٩٩۵ کو انٹرنیشنل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد کی گئی جس میں فضلاء اور محققین نے شرکت کی اور کھڑے ہو کر سلام پیش کیا گیا (پاکستان لنک (امریکہ)، شمارہ جمعہ ٨ ستمبر ١٩٩۵ء، ص ١٠) اس قسم کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

٣٨ عاتق بن غیث البلادی، الادب الشعبی فی الحجاز، مکہ مکرمہ ١٩٨٧ء ٣٩ بخاری شریف، ص ٩٢١-٩١٩

۴٠ الانوار المحمدیہ من مواہب المحمدیہ، ص ٢٠١ ۴١ سنن ابی داؤد، کراچی، ص ٧٠٨؛ ترمذی، ج ٢، ص ٢٠۴

۴٢ ہاشم تتوی: بیاض ہاشمی، ج ٢، ورق ٢۴٩ (قلمی) ۴٣ بیاض ہاشمی، ج ٢، ورق ٢۵٠

۴۴ ایضاً، ورق ٢۵٠ ۴۵ بخاری، کراچی، ج ١، ص ۵٣۴، ج ٢، ص ٨٧٧؛ مسلم، کراچی، ج ٢، ص ٣٠۵

۴٦ سنن ابی داؤد، کراچی، ص ٨٧ ۴٧ بخاری، کراچی، ج ١، ص ٣٦۵؛ مسلم، کراچی، ج ٢، ص ٣٦٦؛ سنن ابی داؤد، کراچی، ص ٣٨٧ ۴٨ بخاری، کراچی، ج ٢، ص ٩٢٦؛ سنن ابی داؤد، کراچی، ص ٧٠٨

۴٩ بخاری، کراچی، ج ٢، ص ٦٣٦؛ ج ٢، ص ٩٢٦

Marfat.com

۵۰ بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۷۵، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء؛ مسلم شریف، ج ۱، ص ۳۱۰، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء
۵۱ کنز العمال، ج ۱۵، ص ۵۹۴، بیروت ۱۹۷۹ء ۵۲ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۹
۵۳ غلام جیلانی میرٹھی: بشیر القاری بشرح صحیح البخاری، دہلی، ص ۲۱۸ ۵۴ ایضاً، ص ۲۱۹ ۵۵ ایضاً
۵۶ مسلم شریف ۵۷ بخاری، ج ۲، ص ۲۵۶؛ مسلم، ج ۲، ص ۲۹؛ مشکوٰۃ، ص ۴۷
۵۸ ابی داؤد، ج ۳، پارہ ۳۲، ص ۶۶۸؛ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸ ۵۹ احمد سرہندی: مکتوبات، دفتر دوم
(ترجمہ اُردو) کراچی، مکتوب نمبر ۲۹۳، ص ۴۳۳ ۶۰ ترمذی، ج ۲، ص ۱۲۰، حدیث نمبر ۶۱۴؛
ابی داؤد، ج ۳، ص ۶۶۷، حدیث نمبر ۱۷۸۸، مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸، حدیث نمبر ۴۴۶۶
۶۱ ترمذی، ج ۲، ص ۱۲۰، حدیث نمبر ۶۱۳؛ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸، حدیث نمبر ۴۴۶۵
۶۲ قرآن حکیم، سورۂ توبہ، آیت نمبر ۱۲۸ ۶۳ قرآن حکیم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۴۳؛ سورۂ توبہ،
آیت نمبر ۱۱۷، سورۂ نحل، آیت نمبر ۴۷؛ سورۂ حج، آیت نمبر ۶۵، سورۂ نور، آیت نمبر ۲۰، سورۂ حدید،
آیت نمبر ۹، سورۂ حشر، آیت نمبر ۱۰ ۶۴ قرآن حکیم، سورۂ توبہ، آیت نمبر ۱۲۸
۶۵ قرآن حکیم، سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲، سورۂ فتح، آیت نمبر ۹، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۱۵۷
۶۶ جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب، کلکتہ ۱۲۶۳ھ، ص ۲۳۳ ۶۷ سورۂ انفال، آیت نمبر ۲۴
۶۸ بخاری شریف، جلد ۱، ص ۱۰۱، لاہور ۶۹ سورۂ حجرات، آیت نمبر ۱۲
۷۰ قاسم نانوتوی، آبِ حیات، دہلی، ص ۳۷ ۷۱ المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۲۱-۲۲، بغداد
۷۲ سورۂ نساء، آیت نمبر ۱۴؛ سورۂ نحل، آیت نمبر ۸۹؛ سورۂ فتح، آیت نمبر ۸ ۷۳ بخاری شریف، ج ۲،
ص ۷۰۵، دہلی؛ مشکوٰۃ شریف، ص ۴۴۶، کراچی ۷۴ المعجم الکبیر، ج ۱۱، ص ۴۷؛ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۱۴۱، دہلی
۷۵ سورۂ احزاب، آیت نمبر ۴۴ ۷۶ محمد علی الصابونی، روائع البیان، ج ۲، ص ۳۳۷
۷۷ سورۂ نساء، آیت نمبر ۱۰۳؛ سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۱۹۱؛ سورۃ الفرقان، آیت نمبر ۶۴ ۷۸ سورۃ الضحیٰ، آیت ۴
۷۹ سورۃ الاسراء، آیت نمبر ۷۹ ۸۰ سورۂ حدید، آیت نمبر ۲۷ ۸۱ مسلم شریف، دہلی، ج ۲، ص ۳۲۲؛
مشکوٰۃ شریف، کراچی، ص ۳۳ ۸۲ بخاری شریف، ج ۲، ص ۱۰۸۰؛ مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۶۹،
۸۳ سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲؛ سورۂ فتح، آیت نمبر ۹؛ سورۂ اعراف، آیت نمبر ۱۵۷
۸۴ ایضاً، سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲ ۸۵ سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۰۳

Marfat.com

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ ۲/۵ ۔ ای ناظم آباد، کراچی۔ فون 6614747

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ نیو منزل (شمس مینشن) آف مدینہ

روڈ کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ محمد عارف و عبدالراشد مسعودی۔ اسسٹنٹ ادارۂ مسعودیہ

شاپ نمبر 2-B ۔ منزل ۔ ہوٹل

ہوٹل صدر کراچی پاکستان۔ فون نمبر 021-5217281

موبائل 0320-5032405

۴۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی

کراچی نمبر ۵ فون 4910584-4926110

۵۔ ضیاء القرآن۔ 14۔ انفال سنٹر اردو بازار کراچی

فون 021-2630411-2210212

۶۔ فرید بک اسٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور۔ فون نمبر۔ 042-7224899

۷۔ مکتبہ الجامعۃ نقشبندیہ بستان العلوم۔

(مجاہد آباد) آزاد کشمیر براستہ گجرات پاکستان۔

۸۔ گلوبل اسلامک مشن 355 ... 10701

P O Box 1515 ٹیلیفون (914)709-1705 فیکس (914)709-1593

۹۔ جناب منیر حسین مسعودی، 46 ... B67 7JD

انگلینڈ U K۔

Marfat.com

ادارہ مسعودیہ کراچی Idara-e-Mas'udia, Karachi

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ